[redacted]

استقبالیہ تقریب

منعقدہ ۲۲ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ، بمطابق ۱۰ جنوری ۲۰۰۷

عبداللطیف معتصم

۲۲ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ بمطابق ۱۰ جنوری ۲۰۰۷ء بروز ہفتہ بوقت بارہ بجے دن کو کراچی کے مقامی ہوٹل میں ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' نے سعودی عربیہ کی وزارت مذہبی امور کے ڈپٹی منسٹر محترم ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ العمار اور ان کے ساتھ آنے والے مہمانوں کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں مہمانانِ محترم کے علاوہ کراچی اور ملک بھر کے وفاق کے اراکین، علماء کرام ودیگر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے بھی شرکت کی اور پاکستان کے وفاقی مذہبی امور کے وزیر محترم اعجاز الحق نے بھی شرکت کی۔

اس استقبالیہ تقریب کا آغاز قاری عبدالرحمن اور قاری اکبر مالکی صاحب کی تلاوت سے ہوا، جب کہ جامعہ فاروقیہ کراچی کے طالب علم محمود الحسن نے عربی زبان میں نظم پیش کی، مفتی محمد انس عادل اور مولانا سید ذکی احمد نے عربی زبان کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے عربی زبان میں تقاریر کیں، جب کہ مولانا قاری سعید یوسف کشمیری ''رکن مجلس عاملہ وفاق'' نے وفاق کی تاریخ پر مختصر روشنی ڈالی اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نے عربی زبان میں خطاب فرمایا اور ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے تاریخی پس منظر کو پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ علمائے عرب وعجم کے درمیان مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے اور فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر امت اسلامیہ کی شیرازہ بندی کی جائے اور امت کے اجتماعی مفاد کو پیش نظر رکھ کر کام کیا جائے اور غلط پروپیگنڈے سے اجتناب کیا جائے۔

استقبالیہ تقریب سے ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے بھی خطاب کیا، حضرت ناظم اعلیٰ نے وفاق المدارس کی تعلیمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور وفاق المدارس کی ملکی سطح پر خدمات کو سراہا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ان سے یہ گزارش کی کہ جیسا پاکستان کے سرکاری اداروں میں وفاق کی سند کی ایک معتبر حیثیت ہے، عالم عرب اور بالخصوص سعودیہ عربیہ میں بھی اس کو مدار اعتبار سمجھا جائے۔ انہوں نے وزیر مذہبی امور جناب اعجاز الحق کے ذریعے حکومت سے درخواست کی کہ وہ جامعہ حفصہ کے قضیے میں طاقت کے استعمال سے ہر ممکن گریز

کرے اوراس مسئلے کو مذاکرات اور بات چیت ہی سے حل کرنے کی کوشش کرے۔

استقبالیہ تقریب سے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے بھی خطاب کیا اور برصغیر پاک و ہند میں دینی مدارس کی بنیاد ''دارالعلوم دیوبند'' کی مختصر تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل ایک مخصوص گروہ نے اکابرین دیوبند اور مسلکِ حق سے تعلق رکھنے والے علماء کرام کو اپنے طعنوں اور گستاخیوں کا نشانہ بنایا ہوا ہے، اور عالم عرب میں ان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا شروع کررکھا ہے، جس کا سدباب ہونا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ فروعی اختلاف کو ہوا دینا اوراسے کفرواسلام کی جنگ بنادینا، کسی بھی طرح مسلم امہ کے مفاد میں نہیں، یہ دشمنوں کی سازش ہے کہ وہ مسلم امت کے اتحاد و یگانگت کو ختم کرنے کے لئے فروعی اختلافات کو بھڑکانے اور بڑھانے کے لئے اپنے ذرائع استعمال کرتے ہیں، عالم اسلام کو دشمنوں کی اس سازش پر گہری نظر رکھنی چاہیے۔اور آخر میں مہمانوں کا بھرپور شکریہ ادا کیا۔

اس استقبالیہ تقریب سے پاکستان کے وفاقی مذہبی امور کے وزیر جناب اعجاز الحق نے بھی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی مسلمان سعودیہ عربیہ کو اپنا پہلا گھر سمجھتے ہیں، ان کے دلوں میں حرمین شریفین کی عقیدت نہات راسخ اور پختہ ہے اورانہوں نے مزید کہا کہ پاکستان بنتے ہی عربی زبان کو اس ملک میں رائج ہونا چاہیے تھا تاہم بدقسمتی سے حکومت نے اس طرف توجہ نہیں دی۔اس تقریب میں صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، استاذ العلماء حضرت مولانا سیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مہمانوں کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا اوران کو وفاق المدارس، علماء کرام اور پاکستانی عوام کی جانب سے اس دورے کا خیرمقدم کرتے ہوئے انہیں خوش آمدید کہا (حضرت نے کلمات ترہیب پیش کئے)۔

تقریب کے آخر میں مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر عبدالعزیز بن عبداللہ العمار، ڈپٹی منسٹر وزارت مذہبی امور سعودیہ عربیہ نے خطاب کیا اور کہا کہ دینی تعلیم ہمارے اور آپ کے روابط کی اساس ہے اور مسلمانوں کو مربوط رکھنے کا یہی ایک وسیلہ ہے جب کہ کفار مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں۔لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اتحاد وہم آہنگی کے ساتھ کام کیا جائے اور مسلمانوں کی وحدت اور آپس کے روابط کو مضبوط رکھنا چاہیے۔

شیخ ڈاکٹر عبدالعزیز کے بیان کے بعد وفاق کی جانب سے موصوف اوران کے رفقاء کو حضرت مولانا قاری حنیف جالندھری اور حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان صاحب اور مولانا طلحہ رحمانی نے تحائف پیش کئے اور دو پہر ڈھائی بجے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

☆......☆